فون نمبر ۴۹ ـ تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
REGD. NO. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

بجز جمعہ روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے
۱۵ ذیقعدہ ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ | ۲۱ شہادت ۱۳۴۱ھش | ۲۱ اپریل ۱۹۶۲ء | نمبر ۹۱

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آنحضرتؐ کے فیوض و برکات کا آفتاب ہمیشہ چمکتا ہے اور سعادتمندوں کو فائدہ پہنچاتا ہے

آپؐ کی سچی اطاعت اور اتباع انسان کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے

"اس طرح پر قرآن شریف کی تاثیرات اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی کی برکات کے لئے یہ اعتقاد کرنا کہ وہ ایک وقت خاص پر ایک شخص خاص ہی کے لئے تھے آئندہ کیلئے ان کا سلسلہ بند ہوگیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخت بے ادبی اور توہین ہے اور نہ صرف قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی بلکہ اللہ تعالیٰ کی پاک ذات پر اعتراض کرنا ہے۔

یاد رکھو کہ نبیوں کا وجود اس لئے دنیا میں نہیں آتا کہ وہ محض ریاکاری اور نمود کے طور پر ہو۔ اگر ان سے کوئی فیض جاری نہیں ہوتا اور مخلوق کو روحانی فائدہ نہیں پہنچتا۔ تو پھر یہی ماننا پڑے گا کہ وہ صرف نمائش کیلئے ہیں۔ اور ان کا عدم و وجود معاذ اللہ برابر ہے مگر ایسا نہیں ہے وہ دنیا کے لئے بہت سی برکات اور فیوض کے باعث بنتے ہیں اور ان سے ایک نہر جاری ہوتی ہے جس طرح پر آفتاب سے ساری دنیا فائدہ اٹھاتی ہے اور اس کا فائدہ کسی خاص حد تک جا کر بند نہیں ہوتا بلکہ جاری رہتا ہے اسی طرح پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات کا آفتاب ہمیشہ چمکتا ہے اور سعادتمندوں کو فائدہ پہنچاتا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی انکو کہہ دو کہ اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ تو میری اطاعت کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریگا۔ آپ کی سچی اطاعت اور اتباع انسان کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے اور گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہوتی ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۵-۵۶)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۰ اپریل۔ بوقت ۸ بجے صبح

کل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی علالت

ربوہ ۲۰ اپریل۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی طبیعت تا حال پہلے جیسی ہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔

خدام کا تربیتی اجلاس

مجلس خدام الاحمدیہ دارالیمن غربی ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۳ اپریل بروز پیر بعد نماز مغرب مسجد دارالیمن میں ایک اہم تربیتی جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب، مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری اور مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد تقاریر فرمائیں گے۔ جملہ احباب خصوصاً خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ جلسہ میں شمولیت اختیار کر کے مستفید ہوں۔

(زعیم محلہ دارالیمن غربی)

اعلانِ نکاح

ربوہ ــــ مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۶۲ء بروز جمعرات صبح ساڑھے نو بجے دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کے فرزند چوہدری مبارک احمد صاحب کا نکاح مکرم مولوی عبدالرشید صاحب زیروی کی صاحبزادی بشریٰ تنویر صاحبہ کے ساتھ تین ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

اعلان نکاح سے قبل محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ایک مختصر لیکن نہایت ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے فرمایا نکاح دو خاندانوں میں تعلق اور رشتہ قائم کرنے کا موجب ہوتا ہے۔ اس رشتہ کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے جیسے کسی درخت میں ایک اور درخت کا پیوند لگایا جاتا ہے۔ ایسا کرنے سے دونوں درخت باہم اس طرح ایک ہو جاتے ہیں کہ وہ ایک ہی درخت بن جاتے ہیں اور انہیں دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ دو درخت ہیں۔ اسی طرح نکاح بھی (باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

وکالت تبشیر ربوہ کی طرف سے

مکرم عبداللطیف صاحب آف جزائر فجی کے اعزاز میں عصرانہ

ربوہ ۲۰ اپریل۔ کل شام وکالت تبشیر تحریک جدید کی طرف سے مکرم جناب عبداللطیف صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جزائر فجی کے اعزاز میں ایک عصرانہ ترتیب دیا گیا جس میں بعض مبلغین سلسلہ اور غیر ملکی طلبہ کے علاوہ حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب اور حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔

عصرانہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو محمد عثمان صاحب چینی نے کی۔ بعد ازاں مکرم جناب عبداللطیف صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے آپ کو قادیان اور ربوہ کی زیارت اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کا خصوصی شرف عطا فرمایا۔ آپ نے کہا (باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے، ایل ایل۔بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ اپریل ۶۲ء

جماعت احمدیہ پر نئی نبوت پر عقیدہ کا الزام بے بنیاد ہے

ایک مولانا نے جماعت احمدیہ کے عقیدہ در بارہ نبوت کو سمجھے بغیر ایک مضمون مختلف جرائد میں شائع کیا اور اب اسکو ایک کتابچہ کی صورت میں ہزاروں کی تعداد میں چھپوا کر ملک میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ یہ کتابچہ موسوم "ختم نبوت" مارچ ۶۲ء پچیس ہزار کی تعداد میں چھاپا گیا تھا اور اسی مہینہ پھر ۲۵ ہزار کی تعداد میں چھاپا گیا ہے اور سینکڑوں کی تعداد میں فروخت کیا جاتا ہے۔ دیباچہ میں یہ ہدایت بھی کی گئی ہے کہ

"جو حضرات اسے مفید پائیں ان سے گزارش ہے کہ وہ اسے محض پڑھ کر نہ رہ جائیں بلکہ اسکے پھیلانے میں حتی الوسع پورا حصہ لیں۔ ضرورت ہے کہ یہ ہر پڑھے لکھے آدمی تک پہنچے اور پڑھے لکھے لوگ اسے ان پڑھ لوگوں کو پڑھ کر سنائیں۔"

اس گزارش سے صاف واضح ہوتا ہے کہ یہ کتابچہ احقاق حق کے لئے تو کم لیکن کسی خاص غرض کے لئے زیادہ تر شائع کیا گیا ہے۔ اور اسکی قدر و قیمت ان سچائیوں کے لئے نہیں ہے جو مصنف نے بزعم خود اس میں بیان کی ہیں بلکہ یہ زیادہ تر بطور پراپیگنڈہ کے لئے شائع کیا گیا ہے تاکہ انتخابات میں اس سے فائدہ اٹھایا جائے اور ووٹروں کو متاثر کر کے اسلام کے نام پر ووٹ ہتھیائے جائیں۔ اس بات کو تقویت اس امر سے بھی پہنچتی ہے کہ موجودہ انتخابات میں مولانا کے ہمخیال کثرت سے امیدوار کے طور پر کھڑے ہوئے ہیں۔

دوسرا قرینہ اس نتیجہ کی طرف جو رہنمائی کرتا ہے وہ خود یہ کتابچہ ہے۔ اس میں "ختم نبوت" کے ایک خاص عقیدہ کے ثبوت میں وہی طریق اختیار کیا گیا ہے جو پچاس ساٹھ سال سے بعض اہل علم حضرات کرتے چلے آئے ہیں اور جماعت احمدیہ کے عقیدہ کے خلاف وہی مواد جمع کیا گیا ہے اور اس سے وہی غلط در غلط نتائج اخذ کئے گئے ہیں جو ان کے پیش رو جن کی نقالی مولانا نے کی کرتے رہے ہیں اور جن کا جواب باصواب خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصانیف خاص کر ازالہ اوہام حصہ اول و دوم میں نہایت وضاحت سے دیا ہے۔

کتابچہ مذکور کے دیباچہ میں کہا گیا ہے:۔

"موجودہ زمانے میں اسلام کے خلاف جو فتنے رونما ہوئے ہیں ان میں سے ایک بڑا فتنہ وہ نئی نبوت ہے جس کا دعویٰ اس صدی کے آغاز میں کیا گیا تھا۔ اور جسکی دعوت ۶۰ سال سے امت میں گمراہی پھیلنے کا بہت بڑا ذریعہ بنی ہوئی ہے دوسرے فتنوں کی طرح یہ فتنہ بھی دراصل صرف اس وجہ سے اٹھا اور پھیلا ہے کہ مسلمان عام طور پر اپنے دین سے جاہل ہیں۔ یہ جہالت اگر نہ ہوتی اور لوگ ختم نبوت کے مسئلے کو اچھی طرح سمجھے ہوئے ہوتے تو کسی طرح ممکن نہ تھا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کا دعوائے نبوت ایک مسلمان قوم کے اندر پھل پھول سکتا۔"

اس ضمن میں سب سے پہلے تو ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ نہ کسی نے اس زمانہ میں نئی نبوت کا دعوے کیا ہے اور نہ کوئی ایسی نبوت کو مانتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہرگز یہ دعوے نہیں ہے کہ ان کو کوئی "نئی نبوت" ملی ہے اور نہ جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ آپ نئے نبی تھے۔ جس احمدی کا یہ عقیدہ نہ ہو کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں وہ نہ صرف یہ کہ احمدی نہیں بلکہ مسلمان بھی نہیں کہلا سکتا۔ جماعت احمدیہ کا دعوے کہ الیوم اکملت لکم دینکم کے مطابق نبوت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے۔ آپکے بعد اب کوئی نیا یا پرانا نبی نہیں آسکتا جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے بالمقابل کھڑا ہو کر نبوت کا دعوے کرے۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ حضرت مسیح ناصری کے زندہ بجسدہ آسمان پر صعود اور انکے اسی طرح نزول کے مخالف ہیں اور قرآن کریم کی متعدد آیات سے آپکی وفات آفتاب نصف النہار کی طرح ثابت کرنے کی دعویدار ہیں۔

اس طرح مولانا نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ پر ایک سخت الزام تراشی کا جرم کیا ہے اور بھولے بھالے مسلمانوں کو سخت فریب دینے کی کوشش کی ہے اور ہم ڈنکے کی چوٹ یہ اقرار کرتے ہیں کہ

نہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ دعوے ہے اور نہ جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ سیدنا حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کوئی نیا یا پرانا نبی آسکتا ہے

پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ مولانا نے یہ الزام کیوں لگایا تو اسکی وجہ یہ ہے کہ مولانا نے ہرگز جماعت احمدیہ کا لٹریچر کبھی مطالعہ نہیں کیا اور اگر کیا ہے تو بے احتیاطی سے کیا ہے اور اگر آپ نے اسکو سمجھا ہے تو آپ نے نہایت فریب کاری سے کام لیکر اپنے پیش رووں احراریوں وغیرہ کی طرح سادہ دل مسلمانوں کو دھوکا دینے کی کوشش کی ہے تاکہ وہ ان کی نظروں میں اسلام کے بڑے خیر خواہ ٹھہرائے جائیں اور اس مکاری سے ووٹروں کے ووٹ اپنے دوستوں کے لئے حاصل کر سکیں۔

اصل بات یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس زمانہ میں تجدید و احیائے اسلام کے لئے کھڑا کیا ہے اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی "ختم نبوت" کی طفیل سے اس عظیم کام کی سرانجام دہی کے لئے بطور عکس کے نبوت کی توفیق عطا کی ہیں۔ یہ کوئی نہ نئی نبوت ہے اور نہ پرانی جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابل میں ہو بلکہ آپ کی ہی نبوت کا اسی طرح عکس ہے جس طرح چاند سے سورج کی روشنی منعکس ہو کر اندھیروں کو اجاگر کرتی ہے یا جس طرح آئینہ میں عکس نظر آتا ہے۔ اسی لئے آپ نے نہایت واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔

چونکہ مولانا خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صعود و نزول کے قایل ہیں جیسا کہ انہوں نے اس کتابچہ کے آخر میں ایک ضخیم حصہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر بحث کرنے میں صرف کر دیا ہے۔ چنانچہ آپ اس حصہ کے آغاز میں فرماتے ہیں:۔

"نئی نبوت کی طرف بلانے والے حضرات عام طور پر ناواقف مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ احادیث میں "مسیح موعود" کے آنے کی خبر دی گئی ہے اور مسیح نبی تھے اس لئے انکے آنے سے ختم نبوت میں کوئی خرابی واقع نہیں ہوتی بلکہ ختم نبوت بھی برحق اور اس کے باوجود مسیح موعود کا آنا بھی برحق۔

اسی سلسلے میں وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ "مسیح موعود" سے مراد حضرت عیسیٰ ابن مریم نہیں ہیں۔ ان کا تو انتقال ہو چکا۔ اب جس کے آنے کی خبر احادیث میں دی گئی ہے وہ مثیل مسیح یعنی حضرت عیسیٰ کے مانند ایک مسیح ہے اور وہ فلاں شخص ہے جو آچکا ہے اس کا ماننا عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف نہیں ہے۔

اس فریب کا پردہ چاک کرنے کے لئے ہم یہاں پورے حوالوں کے ساتھ وہ مستند روایات نقل کئے دیتے ہیں جو اس مسئلے کے متعلق حدیث کی معتبر ترین کتابوں میں پائی جاتی ہیں۔ ان احادیث کو دیکھ کر ہر شخص خود معلوم کر سکتا ہے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا اور آج اسکو کیا بنایا جا رہا ہے۔" (کتابچہ ختم نبوت ص۳۹)

اسکے بعد مولانا نے ۲۱ احادیث نزول مسیح علیہ السلام کے متعلق پیش کی ہیں۔ ہم یہاں صرف پہلی حدیث درج کرتے ہیں:۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الحرب ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا وما فیھا (بخاری کتاب احادیث الانبیاء، باب نزول عیسیٰ ابن مریم۔ مسلم باب بیان نزول عیسیٰ۔ ترمذی ابواب الفتن۔ باب فی نزول عیسیٰ۔ مسند احمد، مرویات ابی ہریرہؓ)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ضرور اتریں گے تمہارے درمیان ابن مریم حاکم عادل بن کر پھر وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور خنزیر کو ہلاک کر دیں گے اور جنگ کا خاتمہ کر دیں گے (دوسری روایت میں حرب کے بجائے جزیہ کا لفظ ہے یعنی جزیہ ختم کر دیں گے) اور مال کی وہ کثرت ہوگی کہ اس کا قبول کرنے والا کوئی نہ رہے گا۔ اور (حالت یہ ہو جائے گی کہ لوگوں کے نزدیک خدا کے حضور) ایک سجدہ کر لینا دنیا و مافیہا سے زیادہ بہتر ہوگا۔" (ایضاً)

اس حدیث کے متعلق آپ مندرجہ ذیل حاشیہ بھی تحریر فرماتے ہیں:۔

"صلیب کو توڑ ڈالنے اور خنزیر کو ہلاک کر دینے کا مطلب یہ ہے کہ عیسائیت ایک الگ دین کی حیثیت سے ختم ہو جائے گی۔ دین عیسوی کی پوری عمارت اس عقیدے پر قائم ہے کہ خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے (یعنی حضرت عیسیٰ) کو صلیب پر "لعنت" کی موت دی جس سے وہ انسان کے گناہ کا کفارہ بن گیا اور انبیاء کی امتوں کے درمیان عیسائیوں کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے صرف عقیدے کو لیکر خدا کی پوری شریعت رد کر دی تھی حتیٰ کہ خنزیر تک کو حلال کر لیا جو تمام انبیاء کی شریعتوں میں حرام رہا ہے۔ پس جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آکر خود اعلان کر دیں گے کہ میں خدا کا بیٹا نہیں ہوں۔ نہ میں نے صلیب پر جان دی نہ میں کسی کے گناہ کا کفارہ بنا تو عیسائی عقیدے کی سرے سے کوئی بنیاد ہی باقی نہ رہے گی۔ اسی طرح جب وہ بتائیں گے کہ میں نے تو نہ اپنے پیرووں کے لئے سؤر حلال کیا تھا اور نہ ان کو شریعت کی پابندی سے آزاد ٹھیرایا تھا تو عیسائیت کی دوسری امتیازی خصوصیت کا بھی خاتمہ ہو جائیگا۔"

(کتابچہ "ختم نبوت" ص۴۰ حاشیہ)

ملاحظہ فرمایا آپ نے یہاں آپ نے خود ہی اپنی تردید آپ کر دی ہے۔ آپ یکسر الصلیب اور یقتل الخنزیر کے معنی یہ لیتے ہیں کہ آنے والا مسیح عیسائیت کی تردید کرے گا۔ یعنی کسر صلیب اور قتل خنزیر کے معنی آپ لفظی نہیں لیتے بلکہ ان کو "عیسائیت" کے لئے بطور استعارہ مانتے ہیں۔

(باقی مشتر)

مغربی جرمنی میں تبلیغ اسلام

فرینکفورٹ کے شہر کی تاریخی اہمیت۔ پبلک لیکچر۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر تبلیغ

ملاقاتیں اور لٹریچر کی اشاعت

فرینکفورٹ مشن کی رپورٹ

از مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

فرینکفورٹ کا خوبصورت شہر دریائے مائن کے کنارے تقریباً وسط جرمنی میں واقع ہے۔ آبادی اور رقبہ کے لحاظ سے تو جرمنی کے بڑے شہروں میں تقریباً چوتھے یا پانچویں نمبر پر شمار ہوتا ہے۔ لیکن بعض دیگر خصوصیات کی وجہ سے جرمنی کا اہم ترین شہر ہے۔ فرینکفورٹ کی موجودہ آبادی تقریباً پونے سات لاکھ افراد پر مشتمل ہے۔ یہ شہر بھی جرمنی کے دوسرے شہروں کی طرح گزشتہ جنگ عظیم کی تباہ کاریوں کا پوری طرح نشانہ بنا۔ لیکن جلد ہی بلند و بالا جدید عمارات نے کھنڈرات کی جگہ لے کر جنگ کی ہولناکیوں اور تباہ کاریوں کو ایک بھولا بسرا افسانہ بنا دیا ہے۔

فرینکفورٹ وسط یورپ کا قدیم اور تاریخی شہر ہے۔ آثار قدیمہ کی روشنی میں اس کے حالات پہلی صدی عیسوی تک معلوم ہوتے ہیں۔ ۸۰۰ء سے ۱۸۰۶ء تک وسط یورپ کے جرمن زبان سے تعلق رکھنے والے ٹیوٹانک قبیلے جرمن اقوام کی مقدس مملکت کے نام سے سیاسی طور پر متحد تھے۔ فرینکفورٹ اس مقدس رومن مملکت کا صدر مقام تھا۔ اور اٹھارویں صدی عیسوی تک جرمن شہنشاہ اول کی تاج پوشی کی رسوم یہیں سر انجام پاتی تھیں۔ اٹھارویں صدی کے اوائل میں فرانسیسی شہنشاہ نپولین کی دست برد سے جب اس ملک کا خاتمہ ہو گیا۔ تو ۱۸۴۸ء میں فرینکفورٹ میں ایک قومی اجتماع منعقد کر کے اس اتحاد کو دوبارہ قائم کرنے کی کوشش کی گئی جو ناکام ثابت ہوئی۔ فرینکفورٹ کے تہذیب و تمدن اور رسوم و رواج پر قدیم سے بیرونی عوامل اثر انداز ہوتے رہے ہیں۔ سولہویں صدی میں ڈچ قبائل جو پروٹسٹنٹ ہونے کے جب اپنے ملک سے نکلنے پر مجبور ہوئے تو انہوں نے فرینکفورٹ میں آ کر پناہ لی۔ اسی طرح سترہویں صدی عیسوی میں فرانس کا قبیلہ Hugenotten بھی یہاں پر آ کر آباد ہوا۔ اور اب جنگ عظیم ثانی کے بعد سے یہاں امریکی باشندے کثیر تعداد میں آباد ہیں۔ علاوہ ازیں فرینکفورٹ چونکہ وسط جرمنی میں واقع ہے۔ اس لئے جرمنی کے مختلف علاقوں کے لوگ بھی مختلف اوقات میں یہاں پر آتے رہے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں صنعت و حرفت اور بعض پیشوں کو فروغ حاصل ہوا۔ جیسے کہ جیولری۔ صابون سازی۔ برتن سازی۔ لوہا۔ فولاد اور گھڑیوں وغیرہ کی صنعت۔

فرینکفورٹ کو میلوں کا شہر بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں پر ہر سال موسم بہار اور خزاں میں قومی میلے اور تہوار منعقد ہوتے ہیں۔ اور بعض بین الاقوامی نمائشیں بھی منعقد ہوتی ہیں جن میں سے کتب اور صنعت و حرفت کی نمائش خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان مواقع پر دنیا بھر کے لوگ ہر سال یہاں پر آتے ہیں۔ فرینکفورٹ کو دنیا کے دروازے کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ یہاں کی ایئرپورٹ دنیا بھر میں سب سے بڑی ایئرپورٹ ہے۔ اگر دنیا کے نقشے پر فرینکفورٹ سے ملنے والے ہوائی راستوں کو دیکھا جائے تو فرینکفورٹ ایک مکڑی کا جالا دکھائی دیتا ہے۔

اس تاریخی اور جرمنی بلکہ یورپ کے اہم شہر میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو مسجد بنانے کی توفیق عطا ہوئی۔ مئی ۱۹۵۹ء میں مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب انچارج مبلغ جرمنی نے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ اور ستمبر ۱۹۵۹ء میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مسجد کا افتتاح فرمایا۔

اب تک خدا تعالیٰ کے فضل سے تقریباً ہر طبقے میں اس کا چرچا ہو چکا ہے۔ فرینکفورٹ شہر کے نقشہ (Guide map) میں بھی مسجد کو دکھایا گیا ہے۔

اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں پر اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی ایک رو چلی ہوئی ہے۔ جب بھی کسی سے ملاقات ہو یا تعارف کرایا جائے۔ تو لوگ اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا بڑے شوق سے اظہار کرتے ہیں۔ عیسائیت کے ساتھ ان لوگوں کی وابستگی بالکل برائے نام رہ گئی ہے۔ ایک کثیر تعداد جو پچاس فیصدی سے بھی زیادہ ہے۔ کھلے طور پر ہی عیسائیت سے لاتعلقی کا اظہار کرتی ہے اور جو لوگ عیسائیت سے وابستگی یا عقیدت کا اظہار بھی کرتے ہیں ان پر بھی جب کبھی تبادلہ خیالات کے ذریعہ عیسائیت کے غیر فطری عقائد کی حقیقت کھولی جائے۔ تو وہ کچھ جواب نہیں دے سکتے۔ اور محض رسماً اور روایتاً عیسائیت سے منسلک نظر آتے ہیں۔ نوجوان طبقہ سے اگر کبھی بات ہو تو وہ عیسائیت کے غیر منطقی عقائد مثلاً الوہیت مسیح اور تثلیث وغیرہ پر بغیر ہچکچاہٹ کے جرح و تنقید کرتا ہے۔ اس موقعہ پر اگر ہم وسیع پیمانے پر لٹریچر کی اشاعت کے ذریعہ اسلامی تعلیمات کی خوبصورتی کو ان لوگوں کے سامنے اجاگر کر سکیں۔ تو کوئی بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ جلد ان لوگوں کے دلوں کو اسلام کے لئے کھول دے۔

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے عرصہ زیر رپورٹ مساعی کا خاکہ درج ذیل کیا جاتا ہے

پبلک لیکچر

فرینکفورٹ کی بہائی تنظیم نے ۲۱ جنوری ۱۹۶۲ء کو یوم مذاہب منعقد کیا۔ جس میں تمام مذاہب کے نمائندگان کو دعوت دی گئی۔ کہ وہ اپنی مذہبی کتب کی تعلیمات اس موضوع پر بیان کریں۔ کہ دنیا کو خوف و ہراس سے نجات مذہب کے ذریعہ ہو سکتی ہے۔ اس ضمن میں خاکسار کو بھی قرآنی تعلیمات پر مشتمل مقالہ پیش کرنے کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ اس موضوع پر ایک مبسوط مقالہ لکھ کر مذکورہ اجلاس میں پیش کیا گیا۔ جس میں دنیا میں خوف و ہراس پیدا ہونے کے مختلف ذرائع اور امکانات کو پیش کر کے ان کے حل کے بارے میں قرآنی آیات اور ان کی تفسیر پیش کی گئی۔ جسے سامعین نے خدا تعالیٰ کے فضل سے خاص دلچسپی اور توجہ سے سنا۔ اور منتظمین جلسہ نے خاص طور پر اس مقالہ پر شکریہ ادا کیا۔ دلچسپ امر یہ تھا کہ جملہ مذاہب کے نمائندگان جنہیں اس اجلاس میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ ان میں سے صرف اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے خاکسار کو قرآنی تعلیمات پیش کرنے کی توفیق ملی۔ حتیٰ کہ اس عیسائی ملک میں عیسائی مذہب کا بھی کوئی نمائندہ اس موضوع پر بائبل کی تعلیمات کو پیش کرنے کے لئے حاضر نہ ہوا۔ لہٰذا منتظمین جلسہ نے از خود مختلف مذہبی کتب میں سے اس موضوع سے متعلقہ تعلیمات کا انتخاب کر کے سامعین کے سامنے پیش کیا۔

خاکسار کا یہ مقالہ جرمن زبان میں ترجمہ کیا گیا تھا جو بعد میں سوئٹزرلینڈ سے جرمن زبان میں شائع ہونے والے ہمارے ماہوار رسالہ Der Islam میں شائع ہوا۔

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہماری جماعت کیلئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے

"ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلۂ بیعت میں ہیں جس کا دعوے ماموریت ہے۔ تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے۔ یا کیسے ہی رو بہ دنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پاویں۔

آپ جانتے ہیں کہ اگر کوئی بیمار ہو جاوے خواہ اس کی بیماری چھوٹی ہو یا بڑی اگر اس بیماری کے لئے دوا نہ کی جاوے اور علاج کے لئے دکھ نہ اٹھایا جاوے بیمار اچھا نہیں ہو سکتا۔ ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کل منہ کو کالا نہ کر دے۔ اسی طرح معصیت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول ص۱۰)

ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر تبلیغ

ان ممالک میں ریڈیو اور ٹیلی ویژن بھی نشر و اشاعت کا بہت موثر ذریعہ ہیں جن سے فائدہ اٹھا کر تبلیغ کو وسعت دینے کی کوشش کی جاتی ہے

ماہ رمضان کی پہلی تاریخ یعنی ۷ فروری ۱۹۶۲ء کو رمضان کے ضمن میں ریڈیو فرینکفورٹ سے خاکسار کا انٹرویو نشر ہوا جس میں رمضان کے بارے میں مختلف سوالات کے جوابات اور مختصراً روزوں کی فلاسفی بیان کی گئی تھی۔ اسی طرح گذشتہ دنوں جرمنی ٹیلی ویژن پر بھی ہماری مسجد دکھائی گئی جس سے لوگوں کے مسجد میں آنے اور معلومات دریافت کرنے کا رجحان بڑھتا ہے

رمضان اور عید الفطر

رمضان کے شروع میں روزوں میں سحری اور افطاری کے اوقات کا نقشہ کثیر تعداد میں بذریعہ ڈاک مقامی اور بعض دوسرے شہروں میں مقیم مسلمانوں کو بھجوایا گیا۔

رمضان میں نماز تراویح بھی ادا کی جاتی رہی۔ عید الفطر کی تیاری کئی دن پہلے سے شروع کر دی گئی تھی۔ عید کے دعوت نامے چھپوا کر عید سے چند دن قبل بھجوا دیئے گئے۔ نماز عید میں مختلف رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں مسلمانوں نے شرکت کی۔ نماز عید کے بعد خاکسار نے جرمن زبان میں عید کا خطبہ پڑھ کر سنایا۔ جس میں روزوں کی فلاسفی اور اسلامی عبادات اور تہواروں کی حکمتیں بیان کی گئیں نماز عید میں شرکت کے لئے فرینکفورٹ کے علاوہ دوسرے شہروں سے بھی احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ چائے کا انتظام بھی تھا۔ دور سے تشریف لانے والے احباب کو دوپہر کا کھانا بھی پیش کیا گیا۔ نماز عید کی تقریب کے فوٹو لینے کیلئے پریس کے نمائندگان بھی موجود تھے۔ جنہوں نے مختلف مواقع پر فوٹو لئے جو اگلے دن فرینکفورٹ کے دو مشہور اخباروں میں نمایاں طور پر شائع ہوئے۔

تقاریب نکاح

یہاں پر نکاح اور شادی کی تقریب بھی تبلیغ کا ذریعہ ہوتی ہے۔ جانبین کے دوستوں اور رشتہ داروں کو مسجد میں آنے اور خطبہ نکاح کے ذریعہ ازدواجی تعلقات کے بارے میں اسلامی تعلیمات کو سننے اور سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے دو مسلمان احباب کے نکاح جرمن خواتین کے ساتھ پڑھے۔ ایک دوست ترکستان سے اور دوسرے عراق سے تعلق رکھنے والے تھے۔ نکاح سے قبل مذکورہ خواتین کو اسلامی تعلیمات سمجھانے کا موقع ملا۔ دونوں خواتین نے اسلام قبول کیا۔ خطبۂ نکاح میں ازدواجی اور خانگی تعلقات کے بارے میں قیمتی

کریم کے احکام آنحضرت صلعم کی احادیث اور آپ کے اسوۂ حسنہ کو بیان کرنے کے علاوہ اسلام میں عورت کی حیثیت پر بھی مختصراً روشنی ڈالی گئی۔

تقاریب میں شمولیت

عرصہ زیر رپورٹ میں کئی ایک پرائیویٹ اور دیگر تقاریب میں شمولیت اختیار کر کے بہت سے لوگوں کو ملنے اور انہیں اسلام سے متعارف کرانے کا موقع ملا۔ دو تقاریب قابل ذکر ہیں۔ ایک موقع پر ایک کلب میں ایک مستشرق ڈاکٹر کلاڈیس کا "اسلام اور سیاست" کے موضوع پر لیکچر تھا۔ ڈاکٹر موصوف ایک عرصہ تک بعض اسلامی ممالک میں رہ چکے تھے۔ انہوں نے اسلام کے بارے میں اچھے خیالات کا اظہار کیا اس موقع پر ڈاکٹر موصوف اور بعض دوسرے لوگوں کے ساتھ تعارف کے ذریعہ تعلقات پیدا ہوئے۔ دوسری تقریب پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کی فرینکفورٹ میں برانچ کے افتتاح کی تھی۔ جس میں بہت سی اہم شخصیات کے ساتھ تعارف کا موقع ملا اور اسلامی لٹریچر پیش کیا جس کا انہوں نے شکریہ ادا کیا۔

اس تقریب میں پاکستان میں جرمنی کے ایک سابق سفیر Mr. Podeyen اور ان کی اہلیہ سے بھی دیر تک گفتگو ہوئی یہ فرینکفورٹ کے قریب ہی رہتے ہیں۔

ترسیل لٹریچر اور خطوط

جرمن اور انگریزی زبان میں ہمارے دیگر رسالے . . . . ہر ماہ احباب کے نام ارسال کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اکثر لوگوں کے خطوط آتے رہتے ہیں جن میں اسلام کے متعلق معلومات دریافت کی جاتی ہیں اور لٹریچر کا مطالبہ ہوتا ہے ایسے خطوط کا فوری جواب دیا جاتا ہے اور ساتھ ہی اسلام کے متعلق بعض چھوٹی چھوٹی جرمن زبان کی کتابیں بھی بھجوائی جاتی ہیں۔ تمام خط و کتابت اور تقاریر و خطبات کے جرمن زبان میں ترجمہ کرنے میں ہمارے بعض مقامی افراد جماعت بڑے شوق اور جوش سے تعاون کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں زیادہ سے زیادہ اسلام کی محبت پیدا فرمائے۔ جرمن زبان میں اسلامی لٹریچر میں سے اہم ترین چیز قرآن کریم کا ترجمہ ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں پر بہت مقبول ہے۔ جرمن اور دوسرے ممالک کے لوگ بھی اکثر اسے خرید کر اس سے استفادہ کرتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت عطا فرمائے۔ تا کہ احمدیت اور اسلام کا عالمگیر غلبہ قریب سے قریب تر ہو جائے آمین یا ارحم الراحمین۔

حق کا اثر

خاتم النبیّین کا صحیح مفہوم

(از مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب صادق مولوی فاضل مشرقی پاکستان)

(قسط نمبر ۲)

معاصر المنبر نے ہماری جماعت پر ختم نبوت کا جو الزام لگایا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ خاتم النبیین کے معنے و مفہوم قلت علم کی وجہ سے غلط سمجھ لئے گئے ہیں جو اہل علم و فضل کے نزدیک اہل زبان کے اسلوب زبان کی رو سے کسی صورت میں بھی قابل تسلیم نہیں یہ کس قدر عجیب بات ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن کریم کو تو عربی زبان میں اہل عرب کے اسلوب بیان اور ان کے استعاروں اور محاوروں کے پیش نظر نازل کرے اور بعض لوگ خوش فہمی سے یہ سمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بعض الفاظ عربی اسلوب کی بجائے اردو اسلوب میں نازل فرمائے ہیں۔

بے شک لفظ "ختم" عربی اردو دونوں زبانوں میں من حیث اللفظ مستعمل ہوتا ہے۔ مگر دونوں کے محل استعمال جدا جدا ہیں۔ اردو میں "ختم" کے معنے انتہا تک پہنچا دینے، خاتمہ کر دینے کے ہیں۔ مگر عربی زبان میں ت کی زبر کے ساتھ "ختم" کے معنے ہیں مہر لگانا۔ جو ہمیشہ تصدیق کے لئے لگائی جاتی ہے۔ عربی کی تمام مستند لغات میں قرآن کریم و احادیث میں عربی کے قدیم و جدید ادب میں تمام محاورات و استعارات میں "ختم" کے معنے مہر لگانے یعنی تصدیق کرنے کے بیان ہوتے ہیں کسی جگہ بھی یہ لفظ خاتمہ کرنے اور بند کرنے کے معنوں میں مستعمل نہیں ہوا۔ اگر "ختم" کے معنے مہر لگا کر بند کرنے کے لئے جائیں تو پھر قرآن کریم میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے جن کفار کے متعلق آتا ہے کہ ختم اللّٰہ علی قلوبھم کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر کفر کی مہر لگا دی چاہیئے تھا کہ کفر بھی ان لوگوں پر ختم ہو جاتا۔ اور ان کے بعد کوئی اور کافر دنیا میں پیدا نہ ہوتا۔ مگر لفظ ختم کی یہ کس قدر ناانصافی ہے کہ وہ دنیا میں کفر کا دروازہ تو کھول دیوے اور نمرود ہامان۔ فرعون ابوجہل اور ابولہب جیسے لوگ پیدا ہوتے چلے جاویں جو دنیا کے لئے باعث زحمت ہیں۔ مگر یہ لفظ ان لوگوں کا سر کچلنے کے لئے ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مثیل نہ پیدا ہونے دیوے جو دنیا کے لئے باعث رحمت ہیں۔ یا للعجب۔

لفظ خاتَم ت کی زبر کے ساتھ "ختم" سے ماخوذ ہے۔ اور خاتَم اس آلہ کو کہتے ہیں جس کے ساتھ مہر لگائی جاتی ہے اہل عرب کے نزدیک یہ ایک اٹل اور مسلّم قاعدہ کلیہ ہے کہ جب بھی "خاتَم" ت کی زبر کے ساتھ (بمعنی آلہ مہر یا انگوٹھی) صیغہ جمع کی طرف مضاف ہو تو اس کے معنے ہمیشہ دوسروں پر "افضل" "اعلیٰ" "ارفع" کے ہوتے ہیں۔ یہ محاورہ اس معنے کے علاوہ کبھی کسی اور معنوں میں قطعاً استعمال نہیں ہوتا۔ اس بات کو تحدی کے ساتھ ہم دنیا کے تمام اہل علم حضرات کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ اگر اس کے معنے مذکورہ معنوں کے علاوہ بند کرنے کے ہیں تو کوئی شخص اس کے خلاف مثال پیش کر کے اس کی تردید کر دے۔

اہل عرب نے انہی معنوں میں اس محاورہ کو استعمال کیا ہے۔ چنانچہ عرب کے مشہور شاعر ابو تمام مؤلف دیوان حماسہ کو خاتم الشعراء کہا گیا ہے۔ ابو تمام کی وفات پر عرب کے مشہور شاعر حسن بن وہب نے مرثیہ لکھا۔

فُجِعَ القَرِیضُ بِخَاتَمِ الشُّعَرَاءِ
وَغَدِیرِ رَوْضَتِهَا حَبِیبِ الطَّائِی

(وفیات الاعیان لابن خلکان جلد ۱)

یعنی خاتم الشعراء (ابو تمام) اور حبیب طائی جو شاعری کے صحن کا حوض تھا کی وفات سے شاعری کو بہت دکھ پہنچا ہے

یزید بن معاویہ کے متعلق آتا ہے کہ یزید بہت فصیح شاعر تھا۔ سخی تھا اور بہت اعلیٰ شعر کہتا تھا۔ قالوا بدئ الشعر بملک و ختم بملک اشارۃ الی امرء القیس و الیہ (کتاب الفخری لابن طقطقی) کہ مشہور مقولہ ہے کہ شعر ایک بادشاہ سے شروع ہوا اور بادشاہ پر ختم ہوا۔ اس سے مراد امرء القیس اور یزید ہیں۔

مندرجہ بالا نظم و نثر میں یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ شعر و شاعری کا سلسلہ ابو تمام خاتم الشعراء یا یزید بن معاویہ کے بعد بند ہو گیا ہے۔ بلکہ یہ محاورہ کمال کے معنوں میں استعمال ہوا ہے

اسی طرح ابو العباس ثعلب مصنف کتاب الفصیح اور المبرد نحوی کے بارہ میں

وفیات الاعیان لابن خلقان جلد ا میں آتا ہے :-

قد ختم بهما تاريخ الادباء

کہ ان دونوں کے ذریعہ ادباء کی تاریخ ختم ہو گئی ہے۔ اب کیا کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ ان دونوں کے بعد کوئی ادیب نہیں ہوگا ہرگز نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ دونوں اعلیٰ اور کمال درجہ کے ادیب تھے۔

پیران پیر غوث الاعظم حضرت سید عبدالقادر اپنی کتاب "فتوح الغیب" میں اپنے متعلق لکھتے ہیں ''بک تختم الولایۃ'' اس کا مطلب بھی تمام اہل علم و فہم کے نزدیک یہ ہے کہ حضرت شاہ صاحب موصوف ولایت کے کمال درجہ کو پہنچے ہوئے تھے۔

ہندو پاک کے علماء نے بھی اس محاورہ کو استعمال کیا ہے۔ چنانچہ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کی کتاب "عجالہ نافعہ" کے ٹائیٹل پیج پر حضرت شاہ صاحب موصوف کو خاتم المحدثین لکھا ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس کے بھی یہی معنے ہیں کہ حضرت شاہ صاحب محدثیت کے اعلیٰ مقام پر پہنچ گئے تھے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بذات خود مندرجہ بالا معنوں ہی میں اس محاورہ کو استعمال فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ حضرت علیؓ کو فرماتے ہیں۔

انا خاتم الانبیاء وانت یا علی خاتم الاولیاء (تفسیر صافی زیر آیت خاتم النبیین)

کہ اے علیؓ میں خاتم الانبیاء ہوں اور تو خاتم الاولیاء ہے۔

پھر انہی معنوں میں حضرت عباسؓ کے متعلق فرماتے ہیں :-

اطمئن یا عم فانک خاتم المهاجرين فی الهجرة کما انا خاتم النبيين فی النبوة (کنز العمال جلد ۶)

کہ اے میرے چچا! آپ مطمئن رہیں کہ آپ ہجرت میں اسی طرح خاتم المہاجرین ہیں جس طرح میں نبوت میں خاتم الانبیاء ہوں۔ اب ظاہر ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہرگز یہ مطلب نہیں تھا کہ حضرت علیؓ کے بعد آپ کی امت میں کوئی ولی اللہ نہیں ہوگا۔ اور مسلمانوں میں سے کسی کو ہجرت نہیں کرنی پڑے گی۔ کیونکہ یہ بات حقائق کے خلاف ہے پس ثابت ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس محاورہ کو اسی رنگ میں بیان فرمایا ہے جس رنگ میں اہل عرب استعمال کیا کرتے ہیں یعنی یہ کہ حضرت علیؓ ولایت کے اور حضرت عباسؓ ہجرت کے اعلیٰ مقام کو پہنچ گئے ہیں ان کے بعد نہ اس شان کا کوئی ولی ہوگا اور نہ ہی کوئی مہاجر۔

لفظ "کما" مشابہت تامہ کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ پس آنحضرت صلعم بھی بالکل انہی معنوں میں خاتم النبیین ہیں۔ یعنی آپ افضل الانبیاء ہیں۔

مشہور و معروف شخصیت کے مالک حضرت امام زرقانی رح آیت "خاتم النبیین" کے متعلق لکھتے ہیں :-

"والخاتم... اما بفتحها معناه احسن الانبياء خَلقاً وخُلقاً لانه صلے الله عليه وسلم جمال الانبياء کالخاتم الذی يتجمل به واما بالکسر فمعناه آخر الانبياء۔

(شرح مواہب اللدنیہ جلد ۳ ص ۱۶۴ مطبوعہ مصر)

کہ "ت" کی زبر کے ساتھ خاتم النبیین کے معنے ہیں احسن الانبیاء یعنی سب نبیوں سے اچھا نبی بلحاظ صورت و سیرت کے کیونکہ آنحضرت صلعم تمام نبیوں کا جمال ہیں انگوٹھی کی طرح جس سے خوبصورتی حاصل کی جاتی ہے اور "ت" کی زیر کے ساتھ ہو تو خاتم کے معنے ہیں آخری نبی۔

دیوبند کے علماء حضرات مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دیوبند کی کتاب حجۃ الاسلام ص ۳۴-۳۵ کی مندرجہ ذیل عبارت پر غور فرما دیں۔

"ہمارے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی افضلیت کا اقرار بشرط فہم انصاف ضرور ہے علیٰ ھذا القیاس جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ علم سے اوپر کوئی صنعت نہیں۔ جن کو تمام سے تعلق ہو تو خواہ مخواہ اسباب کا یقین ہو جاتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر تمام مراتب کمال اسی طرح ختم ہو گئے جیسے بادشاہ پر مراتب حکومت ختم ہو جاتے ہیں اس لئے بادشاہ کو "خاتم الحکام" کہہ سکتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الکاملین اور خاتم النبیین کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ جس شخص پر مراتب کمال ختم ہو جائیں تو بایں وجہ کہ نبوت سب کمالات بشری میں اعلیٰ ہے چنانچہ مسلمہ بھی ہے سوائے آپ کے کسی نبی نے دعوئے خاتمیت نہ کیا بلکہ انجیل میں حضرت عیسےٰ کا یہ ارشاد کہ جہاں کا سردار آتا ہے۔ خود اسبات پر شاہد ہے کہ حضرت عیسےٰ خاتم نہیں۔ کیونکہ حسب ارشاد مثال خاتمیت بادشاہ خاتم وہی ہوگا جو سارے جہاں کا سردار ہو۔ اس وجہ سے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سب سے افضل سمجھتے ہیں۔ پھر یہ آپ کا خاتم ہونا آپ کے سردار ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اور بقرینہ دعوئے خاتمیت جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے یہ بات یقینی سمجھتے ہیں کہ وہ جہاں کا سردار جن کی خبر حضرت عیسےٰ علیہ السلام دیتے ہیں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(باقی)

نقد و نظر

ماہنامہ "نقوش" کا لاہور نمبر

ادارہ فروغ اردو کا ماہنامہ "نقوش" جو محمد طفیل صاحب کی زیر ادارت لاہور سے شائع ہوتا ہے ایک ادبی مجلہ ہے۔ اپنے مخصوص انداز میں مختلف ادبی موضوعات پر نہایت بلند پایہ خصوصی نمبر شائع کرنے کے اعتبار سے اسے جو منفرد حیثیت حاصل ہے وہ سب پر عیاں ہے۔ قبل ازیں وہ شخصیات نمبر، مکاتیب نمبر، مزاح نمبر، پطرس نمبر وغیرہ شائع کر چکا ہے۔

زیر نظر شمارہ اس کا "لاہور نمبر" ہے جو بارہ سو صفحات پر مشتمل ہے۔ نمبر کیا ہے ایک سائیکلو پیڈیا ہے جو عہد عزنوی سے لے کر دور حاضر تک لاہور کی سیاسی، ثقافتی، مذہبی اور علمی و ادبی تاریخ پر حاوی ہے۔ اس میں لاہور سے متعلق ہر پہلو پر زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کرنے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے۔ اس نمبر کے قلمکاروں میں مولانا غلام رسول مہر، علامہ نیاز فتحپوری، لاہور ہائیکورٹ کے چیف جسٹس جناب ایم۔ آر کیانی، عابد علی عابد، ڈاکٹر محمد باقر، شوکت تھانوی، احمد ندیم قاسمی، شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی، ڈاکٹر عبدالسلام خورشید اور دیگر بیسیوں مشہور اہل علم حضرات اور ادیب شامل ہیں۔ لاہور کے مرحوم ادیبوں اور مصنفوں کے تذکرہ میں حضرت مرزا سلطان احمد صاحبؓ، حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ۔ حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحبؓ، حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ اور محترم شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی کو بھی جگہ دی گئی ہے۔

بعض موضوعات اور ان کے مندرجات پر اعتراض کی گنجائش ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ خود ہمیں بھی بعض مقامات پر اس کے مندرجات سے اتفاق نہیں ہے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ محمد طفیل صاحب نے اس نمبر کو بھی مرتب کرنے میں بہت محنت اور سلیقہ کا ثبوت دیا ہے اور اسے زیادہ سے زیادہ دلچسپ ہمہ گیر اور معلومات افزا بنانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ اس ضخیم و جسیم رسالہ کی جامعیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کے موضوعات اور مضامین کی فہرست باریک لکھے ہوئے بڑے سائز کے ۱۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس وقت تک لاہور کی جس قدر تاریخیں اور گائڈز اردو اور انگریزی میں لکھی گئی ہیں یہ رسالہ یقیناً ان سب سے زیادہ ضخیم اور زیادہ پر از معلومات ہے۔ نمبر لاہور کے تاریخی مقامات اور بعض دیگر مناظر کی چالیس سے زائد تصاویر اور لاہور کے ایک تفصیلی نقشہ سے مزین ہے۔ کتابت و طباعت اور تجلید بہت عمدہ اور نفیس ہے۔ قیمت پندرہ روپے ہے اور ادارہ فروغ اردو لاہور سے دستیاب ہو سکتا ہے۔

ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ) کے طلباء کیلئے دعا کی تحریک

امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے تقریباً یکصد طلباء نے ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں سے X اور دسویں کلاس کا بورڈ کا امتحان دیا ہے۔ دسویں جماعت کے طلباء تو تقریباً امتحان سے فارغ ہو چکے ہیں، اور IX کلاس کے طلباء امتحان دے رہے ہیں۔ احباب جماعت سے التجا ہے کہ ان سب کی امتحان میں کامیابی کے لئے دعا فرما دیں۔ یہ طلباء ایسے علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں جہاں تعلیم کی روشنی نہایت کم ہے اور ان کی کامیابی کے ساتھ ہی اس علاقہ کی ترقی اور خوشحالی وابستہ نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں دینی اور ملکی طور پر اعلیٰ خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

(پرنسپل ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

اعلان نکاح

عزیزم محمد رشید الدین ابن چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب چک 206/R-B کھوہ وال ضلع ملود جال واقف خادم کالاشاہ کاکو کا نکاح عزیزی ریاض طاہرہ بنت منشی علی محمد صاحب چک 65P تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خاں کے ہمراہ بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر پر میاں محمد اسمٰعیل صاحب نے مورخہ ۶/۴/۶۲ کو پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

سعید الدین وائس خادم کالاشاہ کاکو
ضلع شیخوپورہ

ہماری جماعت تعمیر مساجد ممالک بیرون کی اہمیت کو سمجھے

"ہمیں ہر اہم جگہ پر ہی نہیں ہر جگہ پر مسجدیں بنانی ہوں گی"

سیدنا حضرت اقدس خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:—
مَنْ بَنیٰ لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ ۔یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے یہاں دنیا میں مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔
آپؐ کے اس ارشاد کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود فرماتے ہیں کہ:۔

(۱) "ہمارے ذمہ بہت بڑا کام ہے اور ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں ..... یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں (تمام ممالک) داخل ہو جائیں"

(۲) "ہمیں ہر اہم جگہ پر ہی نہیں ہر جگہ مسجدیں بنانی ہوں گی" چنانچہ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہد مبارک میں اس وقت تک حسب ذیل ممالک میں ۲۸۶ احمدیہ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں:۔

نمبر شمار	نام ملک	تعداد مساجد	نمبر شمار	نام ملک	تعداد مساجد
۱	انگلستان	۱	۹	سیرالیون	۳۵
۲	ماریشس	۱	۱۰	سیلون	۱
۳	امریکہ	۳	۱۱	بورنیو	۳
۴	انڈونیشیا	۳۴	۱۲	ہالینڈ	۱
۵	ملایا	۲	۱۳	اسرائیل	۱
۶	جرمنی	۲	۱۴	ٹرینیڈاڈ	۱
۷	غانا (گولڈ کوسٹ)	۱۶۲	۱۵	مشرقی افریقہ	۱۲
۸	نائیجیریا	۲۵	۱۶	برما	۲

مبارک ہیں وہ دوست جو خدا تعالیٰ کی رضاء کے لئے تعمیر مساجد بیرون میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

امتحان میں کامیابی کی دعا کو مقبول بنانے کے لئے

طلباء اور والدین کا خوشکن رجحان

تعمیر مساجد ممالک بیرون کی اہمیت کے پیش نظر ہمارے مقدس امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی جماعت کو ہر خوشی کے موقعہ پر اس صدقہ جاریہ میں حصہ لینے کی تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ یہ امر موجب مسرت ہے کہ امسال طلباء اور ان کے والدین امتحانوں میں کامیابی کی دعاؤں کو مقبول بنانے کے لئے اس صدقہ میں قبل از وقت حصہ لینے کا رجحان ظاہر کر رہے ہیں۔
حال ہی میں مکرم ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحب پنشنر دارالرحمت غربی نے اس مد میں مبلغ بیس روپے جمع کروا کر اپنے صاحبزادے مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب کے لئے دعا کی خواہش ظاہر فرمائی ہے یہ صاحب ۲۳ ۶۲/۴ کو بینکنگ کا امتحان دے رہے ہیں۔ جس میں کامیاب ہونا انشاء اللہ تعالیٰ ان کے لئے ترقی اور انعام و اکرام کا باعث ہوگا۔ اس لئے قارئین کرام سے ان کی نمایاں اور بابرکت کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مسئلہ خلافت اور اس کی اہمیت

مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مسئلہ خلافت کے متعلق ایک بہت عمدہ اور جامع مضمون پمفلٹ کی صورت میں شائع کیا ہے جس میں اس مسئلہ کی اہمیت کو اور اس کی برکات کو بڑی عمدگی کے ساتھ واضح کیا ہے۔ زعماء انصار اللہ دفتر انصار اللہ مرکزیہ سے بلاقیمت طلب فرمائیں۔ (قائد اشاعت انصار اللہ مرکزیہ)

ضرورت ٹرینڈ اساتذہ:۔ چند نوجوان اساتذہ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ و الاؤنس مطابق سرکاری شرح۔ مرکز سلسلہ میں رہائش کے متمنی احباب کے لئے نادر موقعہ ہے۔ درخواست معرفت مقامی امیر یا پریذیڈنٹ ارسال ہو۔ (ناظر تعلیم ربوہ)

مسجد کے آداب

آنحضرت صلعم سے مروی ہے۔ کہ مساجد نماز۔ تلاوت قرآن کریم۔ درود شریف اور ذکر الٰہی کے لئے بنائی گئی ہے۔ ان کے علاوہ دوسرے مشاغل ناپسندیدہ ہیں۔ مثلاً دنیاوی باتیں کرنا۔ شور و غل اور اونچی آواز سے باتیں کرنا وغیرہ۔ بعض مقامات پر عورتوں اور بچوں کی وجہ سے شور ہوتا ہے یہ باتیں آداب مساجد کے منافی ہیں۔ سائب بن یزید سے روایت ہے۔ میں مسجد میں کھڑا تھا مجھے ایک شخص نے اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے کنکر مارا۔ میں نے دیکھا۔ تو وہ عمر بن الخطابؓ تھے۔ انہوں نے مجھے فرمایا۔ کہ جاؤ اور ان دو آدمیوں کو میرے پاس لاؤ۔ میں انہیں لایا تو حضرت عمر نے ان سے پوچھا کہ تم کس جماعت اور قبیلہ سے ہو۔ یا یہ فرمایا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ ان دونوں نے کہا۔ کہ ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا۔ کہ اگر تم مدینہ کے رہنے والے ہوتے۔ تو میں تم کو سزا دیتا۔ تم دونو رسول اللہ صلعم کی مسجد میں آوازیں اونچی کرتے تھے۔ یعنی بات کرتے وقت شور کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ ص ۶۳)

ایک دوسری روایت حضرت امام مالکؒ روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کے ایک طرف ایک چبوترا بنوا دیا تھا۔ جسے بطیحا کہتے تھے۔ اور فرمایا تھا کہ جو شخص شعر پڑھنا چاہے یا اپنی آواز اونچی کرنا چاہے وغیرہ اسے اس چبوترا کی طرف نکل جانا چاہیئے

حضرت حسنؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ ان کی باتیں دنیاوی امور کے متعلق مساجد میں ہوا کریں گی۔ پس ایسے لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھنا۔ اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگوں سے کوئی سروکار نہیں ہے

احباب جماعت کو مساجد کے آداب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اگر کوئی بھول کر خلاف آداب کام کرے تو اسے روکنا چاہیئے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

امانت فنڈ تحریک جدید

حضور اقدس سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں
"میری تجویز ہے کہ آدھی روٹی گھر میں رکھو تاجب نہ ملے تو اس کو کھا سکو اسی غرض سے میں نے تحریک جدید امانت فنڈ قائم کیا تھا۔ جو شخص اس تجویز پر عمل کرتا ہے۔ وہ فائدے میں رہتا ہے۔ پس کوئی شخص خواہ کتنا غریب ہو اسے چاہیئے کہ کچھ نہ کچھ ضرور جمع کرتا رہے۔ خواہ روپیہ یا دو پیسے ہی کیوں نہ ہوں"
پس حضور اقدس کے اس ارشاد کے مطابق احباب کو چاہیئے کہ وہ امانت فنڈ میں اپنا روپیہ جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

کینیڈا کی پارلیمنٹ اسی ہفتہ توڑ دی جائیگی

اوٹاوا ۱۹ اپریل کینیڈا کے وزیر اعظم مسٹر ڈیفن بیکر نے کل کینیڈا کے دارالعوام میں بتایا کہ پارلیمنٹ اسی ہفتہ توڑ دی جائیگی اور آئندہ عام انتخابات جلد کرائے جائیں گے انہوں نے کہا کہ میں گورنر جنرل سے ملک بھر میں جلد انتخابات کرانے کا مطالبہ کروں گا۔ پارلیمنٹ میں سرکاری اور مخالف ممبروں نے وزیر اعظم کے اس اعلان کا خیر مقدم کیا۔ مسٹر ڈیفن بیکر نے کہا کہ میں گورنر جنرل کو یہ مطالبہ پیش کرنے کے لئے اسی ہفتہ کو بیک جاؤں گا۔
موجودہ پارلیمنٹ کی ۲۶۵ نشستوں میں سے صرف تین خالی ہیں اور ۲۶۲ ارکان ایوان میں سے ۲۰۳ نشستیں قدامت پسندوں کے قبضہ میں ہیں ۵۲ نشستیں لبرل پارٹی کے قبضہ میں ہیں۔ جس کے قائد لیسٹر پیرسن ہیں۔ باقی سات نشستوں پر سوشلسٹوں کا قبضہ ہے سوشلسٹ پارٹی کے نمائندے آئندہ انتخابات میں نئی ڈیموکریٹک پارٹی کے ٹکٹ پر انتخاب لڑیں گے۔ یہ پارٹی کوآپریٹو کامن ویلتھ فیڈریشن" مزدوروں کی جماعت "کینیڈا کے مزدوروں کی دنیا کے اتحاد سے قائم کی گئی ہے نیو ڈیموکریٹک پارٹی صوبہ سسکاچیوان کے سابق سوشلسٹ وزیر اعظم مسٹر ڈگلس کی قیادت میں پارلیمنٹ کی تمام نشستوں کے لئے انتخاب لڑے گی۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

یورپی دہشت پسندوں نے چھیالیس الجزائری مسلمانوں کو ہلاک کر دیا

الجزائری ملیشیا کی مدد سے دہشت پسندوں کو کچلا جا سکتا ہے" الجزائری قوم پرستوں کی رائے

الجزیرہ ۱۹ اپریل۔ الجزائر میں یورپی دہشت پسندوں کی سرگرمیوں کے باعث کشت و خون کی مہم بدستور جاری ہے۔ الجزیرہ میں کل صبح یورپی تشدد پسندوں کے حملوں سے صرف ایک گھنٹہ کے اندر تین مسلمان ہلاک ہو گئے۔ رائٹر کے نمائندہ نے اطلاع دی ہے کہ کل دہشت پسندوں کے ہاتھوں ۴۰ مسلمان اور چھ یورپی باشندے ہلاک ہو گئے۔ الجزائری قوم پرستوں کے ممتاز راہنماؤں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ یورپی دہشت پسندوں کی سرگرمیوں کو کچلنے کے لئے بڑے بڑے شہروں میں الجزائری ملیشیا (مقامی فوج) کے استعمال سے [illegible] دہشت پسندوں کی سرگرمیاں جلد اور موثر طور پر ختم ہو جائیں گی۔

رائٹر کے نمائندہ نے بتایا ہے کہ خفیہ فرانسیسی تنظیم کے کارکنوں نے کل اوران کے قریب مسلمانوں کی ایک بستی پر اچانک حملہ کر دیا اور مشین گنوں سے فائرنگ کی جس میں قریباً بیس افراد ہلاک ہو گئے۔ اس حملہ کے بعد اوران کے تمام مسلم محلوں میں زبردست مظاہرے شروع ہو گئے۔ ایک یورپی باشندہ قتل ہو گیا ایک بس پر مشین گن سے فائرنگ کی گئی۔ الجزیرہ میں جہاں یورپی دہشت پسندوں نے ایک مقامی اخبار "جرنل الجزائر" کے دفتر کا کچھ حصہ بموں سے اڑا دیا تھا تین یورپی باشندوں کی لاشیں پائی گئیں ان کے گلے کٹے ہوئے تھے۔ رائٹر کے نمائندہ کی اطلاع کے مطابق یورپی اور مسلمان الجزائریوں کے درمیان جھڑپوں کا سلسلہ رات گئے تک جاری رہا۔

دریں اثنا تونس سے ڈی۔ پی۔ اے نمائندہ نے اطلاع دی ہے کہ الجزائر کی عبوری حکومت کے ممتاز ارکان کا اجلاس کل سے تونس میں ہو رہا ہے جس میں بڑے بڑے شہروں میں الجزائری مسلمانوں کی فوج متعین کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ الجزائری قوم پرستوں کے باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ مقامی پولیس جو عبوری انتظامیہ کے ماتحت ہو گی اس کا انتظام ہر سطح پر الجزائری قوم پرستوں کے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ ساٹھ ہزار افراد پر مشتمل مقامی پولیس کے سربراہ مسٹر عمر مقرر کئے گئے ہیں قوم پرست ذرائع نے کہا ہے کہ مسٹر عمر الجزائری قوم پرستوں کی ہدایات سے سرمو انحراف نہیں کریں گے۔ انہی ذرائع نے کہا ہے کہ الجزائری پولیس کے پہلے دستے متعین کرنے کا آغاز اس ہفتہ ہو جائے گا۔ ان ذرائع کی اطلاع کے مطابق پچیس ہزار الجزائری مسلمان جو فرانسیسی فوج میں کام کر رہے ہیں وہ بھی پولیس فورس میں بھرتی کر لئے جائیں گے تاہم مقامی پولیس کے افسروں میں فرانسیسیوں کی تعداد نسبتاً زیادہ ہو گی اس کی وجہ یہ ہے کہ افسروں کے عہدے سنبھالنے کے لئے تربیت یافتہ الجزائری مسلمان کافی تعداد میں دستیاب نہیں۔ ذمہ دار الجزائری حکام نے کہا ہے کہ الجزائری لیڈروں اور حکومت فرانس اور فرانسیسی ہائی کمشنر کے درمیان تعاون اطمینان بخش ہے اور فرانسیسی لیڈروں نے اب تک اپنے وعدوں کا پاس کیا ہے

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (منیجر)

۶ فیر والا جدید شاہکار

بجنے میں اصلی اور زبردست

سیفٹی پستول

بالکل نئے ماڈل اور بہترین ساخت کا نہایت مضبوط اور پائیدار اصلی پستول کی مانند۔ اس میں قریباً تمام انچ کے شاٹ استعمال ہوتے ہیں اور ایک مرتبہ میں چھ فیر ہوتے ہیں۔ اس کی خوفناک آواز سے چور ڈاکو، دشمن اور جنگلی جانور یک بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ ضرورت کے وقت جان و مال کی حفاظت کیلئے عمدہ چیز ہے۔ اس کے رکھنے کے لئے لائسنس کی ضرورت نہیں۔ قیمت فی پستول لانگ سائز سات روپے [illegible] شاٹ چھ روپے پچاس پیسے۔ چمڑے کی خوبصورت پیٹی نہایت پائیدار قیمت پانچ روپے زائد شاٹ ایک روپیہ سینکڑہ۔ محصول ڈاک ایک روپیہ [illegible] آنے۔

مفت ہر آرڈر کے ہمراہ عمدہ فونٹین پین اور سنہری انگوٹھی بالکل مفت ہے

شاہین ٹریڈرز (AR) حلقہ نمبر ۵ لاہور ۱۲

قبر کے عذاب سے بچو!

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

خواتین

ریل سے سفر کرنے والی خواتین سے درخواست ہے کہ وہ دوران سفر آرام کرنے سے پہلے اپنے ڈبے میں سیٹوں کے نیچے اور غسل خانہ وغیرہ میں اچھی طرح دیکھ بھال کر لیں، تاکہ کوئی مجرم کسی نیت سے چھپ نہ سکے۔

گاڑی کے ساتھ سفر کرنے والے پولیس کے سپاہیوں کو اس امر کی ہدایات ہیں کہ وہ خواتین کی اس قسم کی دیکھ بھال کیلئے درخواست کریں اور اس میں ان کی امداد کریں۔ - سنیز دروازوں پر لگی ہوئی حفاظتی چٹخنیاں اچھی طرح دیکھ لیں اور اگر حفاظتی ضروریات میں کوئی نقص ہو تو گارڈ کو اس کی اطلاع دیں۔

پہلے اور دوسرے درجہ کے زنانہ ڈبوں میں رات کے وقت تنہا یا بارہ سال سے کم عمر کے بچوں کے ساتھ سفر کرنے والی خواتین کو اس بات کی اجازت ہے کہ وہ رات کے نو بجے سے صبح چھ بجے تک تیسرے درجہ کا ٹکٹ رکھنے والا ملازمہ کو اپنے ساتھ رکھ سکیں۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے

(بقیہ صفحہ اوّل)

دو خاندانوں کو باہم ایک کر دیتا ہے۔ یہ رشتہ جتنا مضبوط، مستقل اور پائیدار ہوتا ہے اتنا ہی نازک بھی ہوتا ہے۔ اسی لئے خطبہ نکاح کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی جو آیات منتخب فرمائی ہیں ان میں تقویٰ پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اس میں یہ راز مضمر ہے کہ اگر طرفین کی طرف سے تقویٰ کا التزام کیا جائے تو پھر یہ پیوند حقیقی پیوند بن جاتا ہے۔ پس اس تعلق کو مضبوط اور مستحکم اور پائیدار رکھنے کے لئے طرفین کا تقویٰ کی راہ پر گامزن ہونا از حد ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس رشتہ کو بھی جس کا میں ابھی اعلان کروں گا تقویٰ کے اصول پر قائم رکھے۔ تقویٰ کے اصول پر ہی اسے چلائے اور اگلی نسلوں کو بھی تقویٰ پر گامزن رہنے کی توفیق دے۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے نکاح کا اعلان فرمایا اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ نکاح کی اس مبارک تقریب میں متعدد صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ناظر و وکلاء صاحبان اور صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے کارکنان نے شرکت کی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر طرح اور ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

* بعدہٗ محترم جناب حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال تحریک جدید نے صدر مجلس کی حیثیت سے حاضرین سے خطاب فرمایا اور مکرم جناب عبداللطیف صاحب کی مرکز سلسلہ میں تشریف آوری کو ایک خوشکن نشان قرار دیکر احباب کو خدمت اسلام کے ضمن میں انکی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

وکالت تبشیر کی طرف سے عصرانہ (بقیہ صفحہ اول)

اب جبکہ احمدیت دور دراز علاقوں میں پھیل رہی ہے یقیناً مختلف ممالک میں ہزاروں احباب ایسے ہیں جن کے دل میں یہ تڑپ ہے کہ وہ مرکز سلسلہ کی زیارت اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کا شرف حاصل کریں لیکن ان کے حالات انہیں اجازت نہیں دیتے کہ وہ ہزاروں ہزار میل کا سفر طے کر کے مرکز میں آئیں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ اُس نے میری اس خواہش کو پورا کیا ہے۔ یہاں آکر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے مشرف ہوا ہوں اور حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے متعدد صحابہ سے ملاقات کا شرف بھی میرے حصہ میں آیا ہے۔ اس لحاظ سے میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور احسان کا جو اس نے مجھ پر کیا ہے شکر ادا کرنا میری طاقت سے بالا ہے۔ بعد ازاں آپ نے جزائر فجی میں تبلیغ اسلام کو وسعت دینے کے سلسلہ میں بعض تجاویز پیش کیں۔

لیسٹر (بقیہ صفحہ ۲)

چونکہ صلیب اور خنزیر عیسائیت کے نشان ہیں اس لئے آپ نے ان لفظوں سے عیسائیت مراد لی ہے۔ کیا اسی طرح لفظ عیسیٰ سے مراد ایسے شخص کے نہیں لئے جا سکتے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت میں ہو اور وہی خو بو لیکر مبعوث ہو جو سلسلہ موسوی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خو بو تھی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب کہا ہے۔ چنانچہ آپ لفظ "نزول" پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس تمام تقریر سے ایک سچائی کے طالب کے لئے ایک پوری پوری اطمینان اور تسلی ملتی ہے کہ جہاں جہاں قرآن شریف اور حدیث میں کسی مجسم چیز کا آسمان سے اتارا جانا لکھا ہے خواہ حضرت مسیح ہیں یا اور چیزیں، وہ سب الفاظ ظاہر پر ہرگز محمول نہیں ہیں۔ چنانچہ ہمارے علماء بھی ایک مسیح کو باہر نکال کر باقی تمام مقامات میں ظاہر معانی کو باطن کی طرف پھیر لیتے ہیں۔ فقط مسیح کی نسبت کچھ ایسی ضد اور چڑ ان کی طبیعتوں میں بیٹھ گئی ہے کہ بجز اس کے راضی نہیں ہوتے کہ ان کے جسم کو آسمان پر پہنچا دیں اور پھر کسی نامعلوم زمانہ میں اسی جسم کا آسمان سے اترنا یقین کرتے ہیں"

(ازالہ اوہام حصہ اول ص ۲۴۷) (باقی)

اعلان

(دکان برائے فروخت)

میں اپنی دکان "پبلک کارنر" جو بہت اچھی حالت میں چل رہی ہے۔ سامان بمعہ فرنیچر فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ دوکان ہذا کرایہ پر ہو گی۔ ضرورت مند احباب مجھے خود ملیں یا بذریعہ خط و کتابت تصفیہ کر لیویں۔

المشتہر:- محمد صدیق شمس مالک دکان پبلک کارنر گول بازار ربوہ

ربوہ میں آل پاکستان کبڈی ٹورنامنٹ

ربوہ میں آل پاکستان کبڈی ٹورنامنٹ جس کا التواء کیا گیا تھا۔ اب مورخہ ۲۱، ۲۲ اپریل ۱۹۶۲ء منعقد ہو رہا ہے جس میں پاکستان کی معروف ٹیمیں لاہور۔ لائل پور۔ سرگودھا۔ ربوہ شرکت کر رہی ہیں۔ ٹورنامنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی گراؤنڈ میں ۲۱ اپریل ۳ بجے بعد دوپہر سے شروع ہو گا۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہو گا جس کی شرح حسب ذیل ہے۔

کرسیاں۔ ایک روپیہ آٹھ آنے۔ عام ٹکٹ -۱۲- بچوں کے لئے -۶-

احباب خود بھی تشریف لائیں اور دوسروں کو بھی ساتھ لائیں۔

(سیکرٹری کبڈی ٹورنامنٹ)

درخواستِ دعا

میرے لڑکے عزیزم مظفر اقبال کی گرنے سے کندھے کی ہنسلی ٹوٹ گئی ہے اب اس کو کچھ آرام تو ہے مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(منظور احمد چیمہ درویش قادیان)

بخار؟

کھانسی۔ زکام۔ بخار۔ سر درد۔ گلے کی سوزش پرانی اور شدید امراض کے لئے "کیوریٹو" ایک فوری مگر شافی دوا ہے۔ قیمت فی ڈرام (۲) ... -/۵۰ ۴ ڈرام ۵۰/ ۱ فی اونس ...

ڈاکٹر ...

بخدمت چوہدری ... اسسٹنٹ ... ضلع حیدر آباد (سندھ)

۵۲۵۴/

ضرورت ہے

ہمیں اپنے کارخانہ واقع شکار پور کے لئے دو صحتمند، ستھرے اور وفادار چوکیداروں کی ضرورت ہے۔ سابقہ فوجی کو ترجیح دی جائے گی تنخواہ ۵۰-۶۰-۳-۷۵ ہو گی۔ رہائش کے لئے کوارٹر مفت ہو گا۔ ضرورت مند احباب اپنی اپنی درخواستیں معہ مکمل کوائف اور نقول سرٹیفیکیٹ اگر کوئی ہوں۔ تو مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحبان جماعت احمدیہ کی تصدیق سے مندرجہ ذیل پتہ پر ۳۰ تک بھجوا دیں۔

شیخ عبدالرشید شرما

پاکستان انجینئرنگ کمپنی شکار پور (سندھ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ راولپنڈی ڈویژن

نوٹس

راولپنڈی ڈویژن کے زون نمبر ۳ میں حسب ذیل سیکشنوں کے مختلف سٹیشنوں پر سامان کی لدائی اتروائی اور دیگر دیکھ بھال کے ٹھیکہ کے لئے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔

سیکشن

پنڈ دادن خان (ماسوا) خوشاب (شمول) سرگودھا کندیاں (شمول) کندیاں۔ داؤد خیل۔ جنڈ (ماسوا) داؤد خیل (شمول) داؤد خیل۔ ماڑی انڈس، ماڑی انڈس۔ بنوں اور لکی مروت۔ ٹانک۔

ٹنڈر فارم ٹھیکہ کے قواعد و ضوابط پر مشتمل ڈرافٹ ایگریمنٹ کی کاپیوں سمیت زیر دستخطی سے ۲۹ اپریل ۱۹۶۲ء کے بعد کسی بھی کام کے دن اوقات دفتر میں بہ ادائیگی -/۱۰ روپے (ناقابل واپسی) حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈر زیر دستخطی کو زیادہ سے زیادہ ۷ رمئی ۱۹۶۲ء کے ساڑھے آٹھ بجے صبح تک پہنچ جانے چاہئیں۔ ٹنڈر اسی تاریخ کو صبح ۹ بجے ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی کے دفتر میں کھولے جائیں گے۔ ٹنڈر دہندگان کو سابقہ حالات اور مالی استحکام کی بابت کسی فرسٹ کلاس مجسٹریٹ سے حاصل کردہ سرٹیفکیٹ ٹنڈروں کے ہمراہ بھیجنا ہو گا جو کم از کم بیس ہزار روپے کی مالیت کا اثاثہ دکھانے کے قابل نہ ہوں ان کو درخواست دینے کی ضرورت نہیں۔

زیر دستخطی کوئی وجہ بتائے بغیر کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو مسترد کرنے کا حق محفوظ رکھتے ہیں اور وہ کم سے کم ٹنڈر کو قبول کرنے کے پابند نہیں۔

حوالہ نمبر 37-CP/1-P.X111

مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۶۲ء

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ

پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی

ہمدرد دلنسوال (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس روپے